جلسہ سالانہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا خطبہ جمعہ

قادیان ۳ر جنوری ۱۹۴۱ء۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا مفہوم جلد سے جلد احباب تک پہونچانے کے لئے خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے باوجود اس کے کہ جلسہ سے قبل میں بیمار رہا۔ اور کام بھی بہت زیادہ کرنا پڑا اور جلسہ کے کاموں میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کرنی پڑی۔ پھر بھی جلسہ کے بعد پہلے سالوں کی نسبت بہت کم کوفت محسوس ہوئی ہے۔ اور اس لحاظ سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جلسہ گویا آیا ہی نہیں:۔

اس کے بعد حضور نے جماعت کو چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ میں نے تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں کے لئے ۷ جنوری ۱۹۴۱ء کی آخری تاریخ مقرر کی تھی۔ آج ۳ جنوری ہے۔ اور صرف چار روز باقی رہ گئے ہیں۔ جو لوگ ۸ تاریخ کو اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈال دیں گے۔ ان کے وعدے منظور کر لئے جائیں گے۔ آخری وقت ۷ تاریخ کی شام تک ہے۔ مگر چونکہ شام کے وقت ڈاک بند ہو جاتی ہے۔ اس لئے ۸ کی مہر جن خطوط پر ہوگی وہ میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ مگر جو لوگ اب تک پوری طرح کام نہیں کر سکے اور جلسہ سالانہ کی وجہ سے قریباً دس روز ان کے جلسہ میں صرف ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے میں ۷ جنوری کی میعاد میں توسیع نہیں کرتا۔ البتہ دوسری میعاد ۱۷ جنوری تک مقرر کر دیتا ہوں۔ جن لوگوں کے خطوط پر ۱۸ جنوری کی مہر ہوگی۔ وہ میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ مگر یہ میعاد قادیان والوں کے لئے نہیں۔ ان کو اگر جلسہ میں کام کرنا پڑا ہے۔ تو معاً بعد دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہونے کا موقعہ مل گیا ہے پس قادیان اور اس کے تابع دیہات کی جماعتوں کے لئے دوسری میعاد نہیں ان کے لئے وہی پہلی تاریخ ہے۔ دوسری میعاد صرف باہر کی ان جماعتوں کے لئے ہے۔ جن کے لئے مشکلات تھیں جلسہ کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے۔ ان کے لئے بھی میں نے پہلی میعاد کو لمبا نہیں کیا صرف دوسری میعاد مقرر کر دی ہے۔ ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کے لئے حسب قاعدہ مارچ تک میعاد ہے۔ اور امریکہ کے لئے جون تک کی۔ میعاد اب کے مختصر رکھی گئی تھی۔ اور دوستوں نے چستی سے کام کیا۔ تاہم بہت بڑی تعداد وعدوں کی ابھی باقی ہے۔ اور ان پانچ دنوں میں اسے پورا کرنا چاہیئے:۔

تفسیر القرآن کے متعلق فرمایا:۔ اس کی ۷۳۰ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔ اور ۲۸۰ کے وعدے ہیں۔ گویا دو ہزار دس فروخت ہو چکی ہیں۔ اور قریباً ایک ہزار جلدیں باقی ہیں۔ مگر ابھی بڑی بڑی جماعتوں مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ جہلم۔ گجرات۔ پشاور۔ بمبئی۔ مدراس کلکتہ کراچی۔ بھاگلپور۔ پٹنہ۔ لکھنؤ وغیرہ کی جماعتوں نے اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرنا ہے۔ پھر یو۔ پی کی اکثر جماعتیں ہیں۔ حیدر آباد اور سکندر آباد کی جماعتیں ہیں۔ اس لئے اگر یہ سب کوشش کریں۔ تو معمولی سی کوشش سے چار پانچ ہزار جلدیں اور فروخت ہو سکتی ہیں۔ لاہور کی جماعت ہی اگر ہمت سے کام لے۔ تو ہزار دو ہزار نسخے وہاں فروخت ہو سکتے ہیں۔ تاہم یہ دیکھتے ہوئے کہ ساری جماعت پوری طرح کام نہیں کرتی۔ اگر لاہور کے دوست اپنے اور دوسرے لوگوں میں پانسو جلدیں لگوا دیں۔ تو کم سے کم ذمہ واری ادا کریں گے اسی طرح حیدر آباد اور سکندر آباد وغیرہ کی جماعتوں کو بھی پانسو جلدیں فروخت کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔ کہ جو دوست اپنی طرف سے قیمت دیتے ہیں۔ دوسروں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے۔ وہ ایک نیکی کرتے ہیں مگر ان کی طرف سے یہ نفل ہے۔ اور اس طرح وہ ذمہ واری سے بری نہیں ہو سکتے۔ یہ ذمہ واری دوسروں کے پاس فروخت کرنے سے ہی پوری ہو سکتی ہے:۔

پھر حضور نے فرمایا۔ نئے سال میں احباب کو خصوصیت کے ساتھ پیغامیوں میں تبلیغ پر زور دینا چاہیئے۔ ان کے بعض ائمہ کے دلوں میں بے شک ہمارے متعلق انتہائی بغض اور عداوت بھری ہوئی ہے۔ مگر عوام میں یہ بات نہیں۔ ان کی مخالفت اور عداوت محض اپنے ائمہ کا انعکاس ہے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ احمدی کہلاتے ہیں دوسروں کی نسبت ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے ہم پر ان کا حق ہے۔ اور ہمیں ان کی ہدایت کیلئے خاص سعی کرنی چاہیئے۔ اس سال جماعت کو اپنے لئے اسے بڑا اہم کام سمجھنا چاہیئے۔ گو اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ دوسری تحریکیں نظر انداز نہ ہوں۔ آخر میں حضور نے فرمایا۔ کہ میں عنقریب پہلی جلد تفسیر القرآن کی شروع کرنے والا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی روکوں کو دور کرے آمین

مدینۃ المسیح

قادیان ۳؍صلح ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی کھانسی میں کمی ہے لیکن سردرد کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سردرد کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو شب گزشتہ درد کا دورہ ہو گیا تھا۔ جو ابھی موجود ہے مگر نسبتاً کم ہے۔

مولوی عبدالسلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بڑی اہلیہ صاحبہ کی پسلی میں شدید درد ہے دعائے صحت کی جائے

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب آج شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔ جلسہ پر تشریف لانے والے اور مہمان جو جمعہ پڑھنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے وہ بھی روانہ ہو گئے

مدرسہ احمدیہ ۵؍جنوری بروز اتوار کھل جائے گا۔

قادیان میں سیوک گارڈ کی ٹریننگ کا کام شروع ہو گیا ہے۔

آج صبح سے بوندا باندی ہو رہی ہے۔

تحریک جدید سال ہفتم کے لئے ایک نہائت اہم اعلان

خدا کے موعود خلیفہ کے حضور تحریک جدید سال ہفتم کے جو وعدے ۲ جنوری ۱۹۴۱ء کی شام تک پہونچے۔ ان کی منظوری کی اطلاع فہرستیں بھیجنے والے احباب کو بھیجی جا چکی ہے۔ اور جن افراد کے وعدے براہ راست حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ ان کی منظوری کی اطلاع بھی روانہ ہو چکی ہے۔ پس ہر جماعت کا عہدہ دار اور براہ راست وعدہ ارسال کرنے والے افراد جو وعدے ۲ جنوری ۱۹۴۱ء تک پیش کر چکے ہیں دیکھ لیں۔ کہ کیا ان کو فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کی طرف سے منظوری کی اطلاع مل چکی ہے۔ اگر نہیں تو سمجھ لیں۔ کہ ان کی جماعت یا براہ راست بھیجنے والے افراد کا وعدہ حضور کے پیش نہیں ہوا۔ انہیں دوبارہ بھیجنا چاہیئے۔ بعض جماعتوں نے اپنی پہلی فہرست بھیجکر لکھا تھا۔ کہ دوسری فہرست پھر ارسال ہو گی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی بقیہ فہرست بھیجکر وعدوں کی تکمیل کریں۔ کئی ایسی جماعتیں ہیں جن کے وعدوں کی لسٹیں مرکز میں نہیں پہونچیں۔ انہیں بیدار ہونا چاہیئے۔ کہ وعدے پیش کرنے کا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

کیا آپ جنت میں داخل ہونے کی خواہش نہیں رکھتے

دنیا میں کسی کو اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے متعلق علم نہیں۔ کہ ان کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ لیکن بہشتی مقبرہ قادیان ایک ایسی جگہ ہے۔ کہ جو اس میں دفن ہو جائے۔ وہ یقیناً جنتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے ایک ایسی جگہ دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ یقینی طور پر جنتی بنے۔ اسکو وصیت کرنی چاہیئے۔ تا کہ وہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر یقینی بہشتی بنے۔ جن لوگوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی وہ اب کر دیں۔ تا کہ خدا تعالےٰ کی خاص رحمت سے حصہ پانے والے بنیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

جماعت احمدیہ شکاگو (امریکہ) کی تبلیغی سرگرمیاں

احمدی مبلغ کا دورہ۔ ایک احمدی بچہ کا عقیقہ

خدا کا شکر ہے کہ آجکل کے واقعات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں جو آپ نے بہت عرصہ پہلے شائع فرما دی تھیں یہ غیر معمولی واقعات جب ظاہر ہوتے ہیں۔ اور لڑائی کے ذریعہ مختلف ممالک میں جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ ان کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ پر ہمارا ایمان بہت بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے کافی عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان آنیوالے واقعات سے آگاہ فرما دیا تھا۔ آجکل یہی پیشگوئیاں صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ کی ان تقاریر کا موضوع بنی ہوئی ہیں۔ جو آپ مسجد احمدیہ شکاگو میں کرتے ہیں۔ فصیح مقرر کی زبان سے جب لوگ ان باتوں کو سنتے ہیں تو حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ اور احمدی احباب کی روحانی ترقی کا سامان بن رہی ہیں۔

صوفی صاحب اشاعت اسلام کے لئے ہر وقت بیقرار رہتے ہیں۔ ان کا زیادہ زور اس امر پر ہے کہ سب سے پہلے ہم احمدی احباب اپنی اصلاح کریں۔ اور پھر تبلیغ احمدیت کے لئے انتہائی قربانی کا عزم کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کے وارث بن جائیں۔ خدا تعالےٰ اس تباہی اور بربادی کے بعد دنیا میں ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا چاہتا ہے

خدا تعالےٰ نے احمدیہ جماعت کو ایک نیا ممبر عطا فرمایا ہے۔ ۱۲؍ اگست ۱۹۴۰ء کو مسٹر نور الاسلام کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خوش قسمت باپ نے جو جماعت احمدیہ شکاگو کا سیکرٹری بھی ہے۔ بچہ کے کان میں اذان اور تکبیر کہی۔ ساتویں دن عقیقہ کیا گیا۔ لڑکی کے سر کے بال صاف کئے گئے۔ اور ایک جانور ذبح کیا گیا۔ جس کا گوشت رشتہ داروں۔ دوستوں اور غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مسجد میں ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں ان امور پر تقاریر کی گئیں جو والدین پر بچوں کی تربیت کے ضمن میں عائد ہوتے ہیں۔ ان تقاریر سے حاضرین مجلس بہت محظوظ ہوئے۔ چونکہ صوفی صاحب اس موقعہ پر تبلیغی دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے یہ تقاریر مسٹر عمر خانصاحب بی۔ اے امام جماعت اور بچہ کے والد نے کیں۔ صوفی صاحب نے مفصل ہدایات ارسال فرمائیں۔ اور بچی کا نام مومنہ رکھتے ہوئے مبارکباد کا پیغام بھیجا۔

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہم کو رسالہ "مسلم سن رائز" شائع کرنے کی توفیق دی۔ آجکل ہم اس قدر مالی مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ کہ جب رسالہ کا ایک شو نکلتا ہے تو دوسرے کے لئے بظاہر کوئی ذریعہ اور سامان نظر نہیں آتا۔ مگر اللہ تعالےٰ عین وقت پر ہماری امداد کرتا ہے۔ اور ہم رسالہ کا دوسرا نمبر نکالنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ صوفی صاحب کو جزائے خیر دے۔ اس کام میں زیادہ دخل ان کی قربانی اور ایثار کا ہے۔

حال ہی میں ہمارے مبلغ نے ایک پوسٹر کی صورت میں ایک مسلم کے فرائض شائع کئے اور مسلم اور غیر مسلم احباب میں اسکی اشاعت کی۔ اس پوسٹر کا بہت فائدہ ہوا ہے۔ ہم نے اسے دیواروں پر چسپاں کر دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو یاد کر رہے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ رپورٹ نامکمل رہے گی اگر میں اخبار "سن رائز" کا ذکر نہ کروں جو لاہور سے نکلتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور دیگر دنیا کے اہم واقعات سے ہمیں آگاہ کرتا ہے۔

امریکہ کے احمدیوں نے گزشتہ رمضان کے روزے رکھنے میں بہت اہتمام کیا۔ صوفی صاحب نے قبل از وقت تمام احمدی احباب کو ہدایات ارسال فرما دی تھیں۔ آپ نے خاص طور پر ماہ رمضان میں دعاؤں پر زور دینے کی تحریک کی۔ مسجد شکاگو میں صوفی صاحب نے باقاعدہ تراویح کی نماز کا التزام کیا۔ ان تمام باتوں نے جماعت میں اخلاص کی ایک تازہ روح پھونک دی ہے۔ اور جماعت تبلیغ و اشاعت کے لئے از سر نو سرگرم نظر آنے لگی ہے۔

حال ہی میں صوفی صاحب نے امریکہ کے ایک شہر "Pontiac" میں لیکچر دیئے جنہیں اس قدر پسند کیا گیا۔ کہ آپ کو لوگوں کے اصرار کی وجہ سے چار لیکچر اور دینے پڑے

(نشر و اشاعت قادیان)

حکومت سے تعاون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

موجودہ جنگ میں حکومتِ برطانیہ کو پوری امداد دینی چاہیئے

آنریبل نواب چوہدری محمد دین صاحب کی تقریر

۲۸ - دسمبر ۱۹۴۰ء آنریبل نواب چوہدری محمد دین صاحب نے جلسہ سالانہ میں جنگ میں حکومت برطانیہ کو امداد دینے کی ضرورت اور اہمیت پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے:- (ایڈیٹر)

حکومتِ انگریزی کی اطاعت کی تعلیم

صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سارے زمانہ میں اپنی مختلف کتابوں میں گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت اور امداد کے لئے عام طور پر ہندوستانیوں کو اور خصوصاً مسلمانوں اور اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ سلطنت ہندوستان کے لئے خدا کی رحمت اور آسمانی برکت ہے۔ چنانچہ اپنی تصنیف ست بچن میں آپ نے فرمایا:-

"میرے خیال میں مذاہب کے پرکھنے اور کھرے کھوٹے میں تمیز کرنے کے لئے اس سے بہتر کسی ملک کو موقعہ ملنا ممکن نہیں جو ہمارے ملک پنجاب اور ہندوستان کو ملا ہے۔ اس موقعہ کے حصول کے لئے پہلا فضل خدا تعالیٰ کا گورنمنٹ برطانیہ کا اس ملک پر تسلط ہے۔ ہم نہایت ہی ناسپاس اور منکر نعمت ٹھہریں گے۔ اگر ہم سچے دل سے اس محسن گورنمنٹ کا شکر نہ کریں۔ جس کے بابرکت وجود سے ہمیں دعوۃ و تبلیغ اسلام کا موقعہ ملا۔ جو ہم سے پہلے کسی بادشاہ کو بھی نہیں مل سکا۔ کیونکہ اس علم دوست گورنمنٹ نے اظہار رائے میں وہ آزادی دی ہے۔ جس کی نظیر اگر کسی اور موجودہ عملداری میں تلاش کریں۔ تو لاحاصل ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ہم لنڈن کے بازاروں میں دین اسلام کی تائید کے لئے وہ وعظ کر سکتے ہیں۔ جس کا خاص مکہ معظمہ میں میسر آنا ہمارے لئے غیر ممکن ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اس خیال کا اظہار فرمایا۔ کہ یہ وقت ایسا نازک ہے۔ کہ تمام ہندوستانیوں کو دل و جان سے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور یہ ہرگز مناسب نہیں۔ کہ کسی قوم یا فرقہ کی طرف سے ایسے وقت میں کوئی ایسی حرکت ہو جو گورنمنٹ کے لئے پریشانی اور انتشار کا باعث ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے نزدیک آج ہمیں اپنے تمام اختلافات کو بھول جانا چاہیئے۔ اور انگریزوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ یہ مہلک جنگ جس سے اس وقت ساری دنیا کے امن کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اس سے دنیا کو بچانے کے لئے اور امن قائم رکھنے کے لئے برطانیہ کی طرف سے بے حد کوشش کی گئی خود وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کئی دفعہ جرمنی اس غرض کے لئے گئے۔ لیکن ہٹلر کی بدعہدیوں اور اپنے قول و اقرار پر قائم نہ رہنے کی وجہ سے بالآخر عدل و انصاف کی امداد اور کمزور قوموں کی حفاظت کے لئے برطانیہ کو جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ جرمنی اور اٹلی کئی سالوں سے خفیہ سامان جنگ کی تیاری میں مصروف تھے۔ جبکہ برطانیہ کی طرف سے Disarmament

یعنی دنیا سے جنگی سامان ہٹا دینے اور صلح اور امن کے لئے کوشش ہو رہی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شروع جنگ میں جرمنی اور اٹلی کے پاس سامانِ جنگ بمقابلہ برطانیہ کے بہت زیادہ تھا۔ اُدھر فرانس کے گر جانے کی وجہ سے برطانیہ جنگ میں اکیلا رہ گیا۔ فرانس پر غلبہ پانے کے بعد ہٹلر نے اعلان کیا تھا کہ وہ ۱۷ اگست تک لنڈن پر قبضہ کر لیگا

لیکن برطانیہ نے باوجود مقابلۃً کمی سامانی اس طرح ڈٹ کر جوانمردی اور استقلال سے مقابلہ کیا۔ کہ اس عرصہ میں جرمنی اور اٹلی برطانیہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ نقصان اٹھا چکے ہیں۔ برطانیہ کی ہوائی طاقت جو ابتدائے جنگ میں جرمنی کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اب روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جس سے نہ صرف وہ اپنے ملک کی کامیابی کے ساتھ حفاظت کر رہے ہیں۔ بلکہ مصر کی بھی حفاظت کر رہے ہیں۔ اور یونان کو قابل قدر امداد دے رہے ہیں۔ وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہیں۔ جو جنگ کے متعلق گورنمنٹ کے خلاف چل رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جنگ کرنا ہر صورت میں ناجائز ہے۔ اور کہ شریر کو سزا بالکل نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ اس کے آگے ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ اس بارے میں مسلمانوں کے لئے تو اسوہ حسنہ صریحاً موجود ہے۔ جہاں دفاعی طور پر اور کمزور کی حفاظت کرنے کے لئے جنگ کی اجازت ہے۔ وہاں جب مٹھی بھر مسلمان ہجرت کر کے حبشہ میں رہتے تھے۔ تو جنگ کی صورت میں وہ بادشاہ نجاشی (جو عیسائی تھا) کی دعاؤں سے امداد کرتے رہتے تھے:-

حضرت کرشن کا نمونہ

ہمارے ہندو بھائیوں کے لئے اس بارے میں سری کرشن جی مہاراج کا نمونہ مہابھارت میں موجود ہے۔ قریباً چار ہزار سال گزرے۔ جب پانڈوؤں اور کوروں کے مابین کرکشیتر میں عظیم الشان جنگ ہوئی۔ اس جنگ سے پہلے سری کرشن جی نے صلح اور امن قائم کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ آپ خود سفیر بن کر کوروں کے پاس گئے۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ پانچ گاؤں پانڈوں کو دے دو۔ اس کے یہ معنے تھے۔ کہ ان کو کسی طور پر بھی پانڈوؤں اور کوروں میں جنگ پسند نہ تھی۔ جس وقت آپ امن کا پیغام لے کوروں کے پاس جانے لگے۔ تو دروپدی نے یہ کہہ کر غیرت دلانا چاہی۔ کہ بھگوان میرے اپمانت بالوں کی لاج رکھنا۔ پھر بھی وہ کوروں کے پاس گئے۔ اور صلح کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جب دریودھن کسی طرح راہِ راست پر نہ آیا۔ تو کنتی کے پاس گئے۔ اور بتایا۔ کہ اب جنگ کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ اس وقت کنتی نے یہ الفاظ کہے۔ کہ "وقت آگیا ہے جس کے لئے کشترانیاں پتر جنا کرتی ہیں"

غرض جنگ کا اعلان ہو گیا۔ اور سری کرشن جی خود ارجن کا رتھ ہانک کر میدانِ جنگ میں لے گئے۔ جب میدانِ جنگ میں دونوں طرف کے بہادر اڑے اور جنگ کا بگل بج گیا۔ ارجن نے اپنے مقابل میں اپنے گورو وردن اچاریہ اور اپنے بزرگ بھیشم اور رشتہ داروں کو دیکھا۔ تو اس کا دل دہل گیا۔ اور اس نے کہہ دیا۔ کہ۔

"اے سری کرشن بھگوان مجھے حکومت کی ضرورت نہیں۔ میں دنیا کی بادشاہت کے لئے اپنے رشتہ داروں کا بدھ کرنے کو تیار نہیں"

اس وقت سری کرشن جی نے وہ اپدیش دیا۔ جو گیتا میں موجود ہے۔ اور ارجن کو کہا۔ کہ کیا تجھے ان کے لئے افسوس آتا ہے۔ جن کے لئے افسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ انصاف اور راستی کے قیام اور ظلم و ناراستی کو برباد کرنے کے لئے جو جنگ کی جائے۔ وہ سورگ یعنی جنت کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ اگر تو اس دھرم کی لڑائی میں شامل نہ ہو گا۔ تو گنہگار ہو گا۔

اس پر ارجن نے اپنا ہتھیار سنبھالا۔ اور ۱۸ دن تک کرکشیتر کے میدان میں وہ عظیم الشان جنگ ہوئی جس میں قریباً ۳۵ لاکھ جوان ہلاک ہوئے۔ آخر کار حق کی فتح ہوئی اور ظالموں کو اپنی شرارت کا بدلہ مل گیا۔ موجودہ جنگ بھی اسی طرح ظالم کی شرارت اور کمزوروں کو تباہی سے بچانے کے لئے شروع کرنی پڑی۔ اور دراصل بقول سری کرشن جی دھرم کی لڑائی ہے۔

ہندوستانیوں کے متعلق ہٹلر کی رائے

ہٹلر نے جنگ سے بہت پہلے ایک کتاب لکھی جس کا نام Mein Kampf مائن کامف ہے۔ اس میں وہ ہندوستانی لوگوں کے متعلق کہتا ہے Oriental Mountbanks & Jabbering Indians یہ الفاظ ایک ہندوستانی کے لئے بہت تکلیف دہ ہیں۔ کیونکہ وہ ہندوستانیوں کو محض نقال اور بک بک کرنے والوں کا خطاب دیتا ہے۔ اسی کتاب میں وہ لکھتا ہے It is a Crime against the eternal Creator to train "dark races for Intellectual Carears. They should be trained like poodles. یعنی ان کالی قوموں کو ذہنی تعلیم دینا خالق کی نظر میں ایک جرم ہے۔ ان کو تو گھریلو کتوں کی طرح ٹرینڈ کرنا چاہیئے۔ الغرض اس کو کالی قوموں سے اس قدر نفرت ہے کہ وہ ان سے کتوں کی طرح سلوک کرنا چاہتا ہے۔ اورنٹیل (مشرقی) اقوام کو اس بات پر فخر ہے، کہ خداوند کریم نے اس دنیا کی روحانی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جتنے اوتار اور پیغمبر بھیجے۔ وہ سب اورنٹیل قوموں میں سے تھے۔ سری کرشن جی اور سری رام چندر جی ہندوستان میں اور کنفیوشس چین میں۔ حضرت زرتشت ایران میں حضرت نوح عراق میں۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمٰعیل۔ حضرت اسحاق۔ حضرت یعقوب۔ حضرت موسےٰ حضرت مسیح۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود سب اورنٹیل قوموں میں پیدا ہوئے۔ ہٹلر اس روحانیت سے محروم ہو گیا ہے۔ اس نے خدا تعالٰے کی عبادت گاہوں اور گرجاؤں پر بم پھینکنے میں تامل نہیں کیا۔ اور اس وقت کئی گرجے تباہ کر چکا ہے۔ اس کی تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ ہندوستان کے لئے نہایت زہریلے خیالات رکھتا ہے۔ اگر ایسا شخص اپنے ظالمانہ طریقوں میں خدانخواستہ کامیاب ہو جائے تو وہ بھارت میں تباہی مچا دیگا۔ جس جس ملک میں اس کا اثر پھیلا ہے۔ اس نے یہودیوں کو بغیر کسی گناہ کے گھروں سے نکال دیا ہے۔ اور ان کی جائدادیں ضبط کر لی ہیں۔ برخلاف اس کے برطانیہ کا سلوک ہندوستانی رعایا کے ساتھ گزشتہ دو صدیوں سے ہمدردانہ اور عدل و انصاف پر مبنی رہا ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے تمام ملک میں تعلیم اور روشنی پھیلا کر اہل ہند کو Self Growth کا سبق دے رکھا ہے۔

انگریزوں میں اطاعت کا قابل تعریف مادہ ہے

پچھلے دنوں مسٹر ڈو ہک کے صوبہ سندھ کے گورنر ہونے کا اعلان ہوا تھا۔ صاحب موصوف ماہ اپریل میں صوبہ سندھ کی گورنری کا چارج لینے والے ہیں۔ وائسرائے کی کونسل کے ہندوستانی ممبر چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ماتحت آجکل مسٹر ڈو ہک کام کر رہے ہیں۔ آنریبل ممبر صاحب نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ باوجودیکہ ڈو ہک کی اب یہ پوزیشن ہے۔ کہ میں اپریل میں ان کو یور ایکسی لنسی کہہ کر ایڈریس کروں گا۔ وہ ان کے ماتحت اسی طرح ادب اور لحاظ کے ساتھ چلتے اور کام کرتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی معمولی ماتحت ہوتا ہے۔ خود مجھ کو اپنی ملازمت میں ایسا اتفاق ہوتا رہا ہے کہ برٹش انڈیا میں بھی اور ریاستوں میں بھی بعض اوقات برٹش افسر میرے ماتحت رہے ہیں۔ مگر مجھے کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ میں نے یہ محسوس کیا ہو۔ کہ وہ کالے کی ماتحتی کو ناپسند کرتے ہیں۔ گویا نہ صرف ہندوستانیوں کے لئے برطانیہ نے تعلیم کا انتظام کیا۔ بلکہ تعلیم دینے اور سکھانے کے بعد برٹش قوم کے افراد کو بعض صورتوں میں ہندوستانیوں کے ماتحت کام پر لگایا۔ یہ کتنی بڑی قربانی اور حوصلہ ہے جو کوئی فاتح اور حکمران قوم دکھا سکتی ہے۔ میں نے بہت سے ایسے افسروں کی ماتحتی کی ہے۔ ان کو افسری کی حیثیت میں بھی دیکھا ہے۔ اور ماتحتی کی حیثیت میں بھی۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میرے کالے ہونے کی وجہ سے انہوں نے میری حقارت کی ہو۔

ذاتی تجربہ

تمام دنیا میں لنڈن سب سے بڑا شہر اور پرانی تہذیب کا گھر ہے۔ میں ۱۹۲۵ء میں لنڈن میں تھا۔ اکثر دیسی لباس میں باہر جاتا تھا۔ لنڈن کے بازاروں میں موٹروں بسوں وغیرہ کی ٹریفک بہت زیادہ رہتی ہے یہاں تک کہ اگر دو منٹ کے لئے بھی ٹریفک کو روک دیا جائے۔ تو بازار میں دونوں طرف ایک ایک میل سے زیادہ فاصلہ تک ٹریفک کو روک رکھنا پڑتا ہے۔ اگر مجھے کبھی ایک طرف سے دوسری طرف جانے کی ضرورت ہوتی۔ تو میری خاطر لنڈن کا پولیس مین تمام ٹریفک کو روک دیتا۔ اور مجھے سہولت سے دوسری طرف پہونچا دیتا۔ کئی دفعہ اتفاق ہوا کہ میں ایک جگہ ذرا کھڑا ہوا ہوں۔ کوئی صاحب آجاتے اور مجھے کہتے۔ کیا کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔ Can I be of any service to you Sir اگر میں بتلاتا کہ مجھے فلاں جگہ جانا ہے۔ تو میرے ساتھ ہو لیتے ایک دن محلہ پٹنی میں مسجد میں جمعہ کے لئے میں جا رہا تھا۔ ایک جگہ جہاں دو تین سڑکیں نکلتی تھیں ذرا سوچنے کے لئے میں کھڑا ہوا تو ایک نوجوان برٹن سامنے آیا۔ اور ٹوپی اتار کر مجھے سلام کیا۔ اور بغیر میرے کچھ بولنے کے اس نے کہا جناب کیا آپ مسجد میں جانا چاہتے ہیں۔ You want the Mosque Sir میں نے کہا ہاں اب اس نے کہا آیئے میں آپ کو مسجد میں پہونچاؤں گا۔ میں نے اس سے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں۔ اور اس وقت گاف کھیلنے جا رہا ہوں۔ کچھ اور چل کر میں نے اس سے کہا کہ اب آپ جائیں میں مسجد میں پہونچ جاؤں گا۔ اس نے کہا نہیں میں ضرور آپ کو پہونچا کر جاؤں گا۔ مسجد کے دروازے پر پہونچے اس نے ٹوپی اتار کر مجھ کو سلام کیا۔ اور Good bye. کہہ کر رخصت ہوا۔

اب وہ ملک گورے رنگ والوں کا ہے اور ان کا ایسا سلوک ہندوستانیوں کے ساتھ ہے۔ غرض کہ ان کے اخلاق بہت اعلےٰ ہیں۔ انڈر گراؤنڈ ریلوے پر میں جاتا۔ تو وہاں بہت بھیڑ بھاڑ ہوتی۔ بھیڑ میں گورے جنٹلمین میرے لئے اپنی سیٹ چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور مجھے سیٹ آفر کرتے۔ میں نے وہاں کالے سے کوئی نفرت نہیں دیکھی۔ بلکہ ہندوستانیوں کو وہ عزت اور محبت سے دیکھتے پائے گئے۔ جب انڈیا میں سال ۱۸۹۷ء کا قحط تھا۔ لنڈن میں لارڈ میئر نے انڈیا کے قحط زدگان کی امداد کے لئے فنڈ کھولا۔ ایک مزدور لڑکی جس نے سیونگ بنک میں اپنا اندوختہ جمع کیا ہوا تھا۔ اپنا سارا اندوختہ سیونگ بنک سے نکال کر فنیشن ہاؤس میں لے گئی اور چندہ میں پیش کر دیا۔ جو افسر وصولی کی ڈیوٹی پر تعینات تھا اس نے اس سے سوال کیا۔ کیا تم نے اپنے لئے کچھ رقم رکھی ہے یا نہ اس نے کہا نہیں۔ جو میرے پاس تھا وہ سب کچھ دے رہی ہوں۔ وصول کنندہ افسر نے اس کو کہا کہ یہ ٹھیک نہیں۔ تم کچھ روپے اپنے لئے بھی رکھو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ جب ہمارے فیلو سبجکٹس انڈیا میں اس قدر تکلیف میں ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ اپنے لئے سرمایہ رکھوں۔ یہ تو فنڈ میں داخل کر لو۔ اور میں اور کما لوں گی۔

انہی دنوں ایک دن میں مسٹر کولڈسٹریم صاحب ریٹائرڈ کمشنر پنجاب کے ہاں گیا وہاں ایک میٹنگ تھی۔ اور لدھیانہ زنانہ ہاسپٹل میں ڈاکٹر مس برون کی امداد کے لئے ایک لیڈی سیکرٹری بھیج رہے تھے مسٹر کولڈسٹریم نے مجھے بتلایا۔ کہ ایک

صاحب نے پندرہ سو پونڈ لدھیانہ فنڈ کے لئے دیا ہے۔ یہ ہمدردی ان کی اور نیٹل قوموں کے ساتھ کس قدر قابل تعریف ہے۔ برخلاف ہٹلر کے زہریلے خیالات کے کہ وہ کہتا ہے کہ کالی قوموں کو پالتو کتے کی طرح سیدھا کرو۔

اہل برطانیہ کی قربانی

اس جنگ میں بھی اہل برطانیہ کی عزیزوں کے لئے قربانی کی شاندار مثالیں ملتی ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا۔ کہ پچھلے دنوں ایک واقعہ ہوا۔ کہ ایک برطانی جہاز جرمن قیدیوں کو لے کر جا رہا تھا۔ جرمنوں نے ناواقفیت سے اس پر تارپیڈو سے حملہ کیا۔ جہاز غرق ہونے لگا۔ تو جن لوگوں کو کشتیوں پر جگہ مل سکی۔ وہ تو سوار ہو گئے۔ جہاز میں جو لوگ سوار ہوں۔ ان کے لئے ایسی پیٹیاں ہوتی ہیں جنہیں باندھ کر آدمی دو دن پانی میں تیرتا رہتا ہے۔ اور اس اثنا میں ممکن ہوتا ہے کہ کوئی جہاز اسے آکر اٹھا لے۔ جن لوگوں کو کشتیوں پر جگہ نہ مل سکے۔ وہ پیٹیاں پہن لیتے ہیں۔ اس جہاز کے ایک انگلش آفیسر نے دیکھا۔ کہ ایک جرمن قیدی ایسا ہے۔ کہ نہ اس کو کشتی میں جگہ ملی ہے۔ نہ اس کے پاس پیٹی ہے۔ اس افسر نے اپنی پیٹی اس کو دے دی۔ اور خود جا کر کپتان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ جہاز غرق ہوا۔ تو وہ بھی ساتھ ہی غرق ہو گیا۔ گویا اس نے دشمن قیدی کی جان بچانے کے لئے اپنی جان دیدی۔ برخلاف اس کے جرمنی کا یہ حال ہے۔ کہ انہوں نے بچوں کا جہاز سمندر میں غرق کر دیا۔ عورتوں پر بم پھینکے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

عزم واستقلال کا شاندار مظاہرہ

اہل برطانیہ یک جان ہو کر دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ وہ خود اپنی حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ان سے اور زیادہ ٹیکس وصول کئے جائیں۔ اور وہ ہفتہ وار بچت بینک میں جمع کرنے کی بجائے وار بانڈ خرید لیتے ہیں۔ اس جنگ میں برطانیہ کا قریباً پندرہ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ ہوتا ہے۔ اور ان کا کریڈٹ دنیا میں اسقدر

ہے۔ کہ ان کو کسی قسم کی محتاجی نہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ تن۔ من۔ دھن سے اس جنگ میں امداد کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیدیں۔ برطانیہ اور انڈیا ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ اور ہندوستان کا بچاؤ اس کشتی کے بچاؤ میں ہے۔ فرض کرو ایک مکان میں مختلف اشخاص رہتے ہیں۔ جن میں آپس میں اختلافات اور جھگڑے بھی ہوں۔ تاہم جب ایک شخص سب کا دشمن آتا ہے۔ اور اس مکان پر گولہ باری شروع کرتا ہے تو عقلمندوں کا کام یہ ہے۔ کہ اپنے اختلافات چھوڑ کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ ورنہ وہ اپنا گھر کھو بیٹھیں گے۔

اللہ تعالےٰ سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ یہ آپ کی فراست دور اندیشی اور حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایات کی کامل پیروی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کو اس جنگ میں حکومت برطانیہ سے پوری ہمدردی ہے۔ اور ہمیں ہدایت ہے۔ کہ ہم جان و مال سے حکومت برطانیہ کی امداد کریں۔ جو چندہ دے سکتے ہیں وہ چندہ دے دیں۔ اور جو بھرتی ہو سکتے ہوں وہ بھرتی ہو کر مدد دیں۔ اور برطانیہ کی کامیابی اور فتح کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) نے ہمیں تمام دنیا کے ہادیوں کی عزت اور تعظیم کا سبق دے رکھا ہے۔ یہانتک کہ سری کرشن جی۔ سری رام چندر جی۔ گوتم۔ بدھ۔ حضرت زرتشت۔ گورو باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہمارے دلوں میں ایسی ہی تعظیم اور عزت ہے جیسے کہ ان کے پیراؤں کے دل میں۔ اگر یہی طریقہ ہندوستان کی قومیں اختیار کریں۔ تو یہ آئے دن کے باہمی مناقشات اور بھارت کے سارے دکھ درد دور ہو کر ملک میں امن اور آشتی پیدا ہو جائے۔ اور ہندوستان کا برٹش کامن ویلتھ میں عزت و اقتدار قائم ہو کر مختلف فرقے اور اقوام ترقی کے راستہ پر قدم زن ہوں۔ ؎

یہی اس کشمکش میں کامیابی کا سہارا ہے
کریں گر بل کے سب کوشش تو بیڑا پار ہے یارو

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

"الفضل" کی اشاعت بڑھانے کے متعلق

"الفضل" کی اشاعت تبلیغ احمدیت اور جماعت کی تربیت کے لئے از بس ضروری ہے۔ کیونکہ اس وقت الفضل ہی وہ اخبار ہے جو روزانہ احباب تک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کی خبریں۔ حضور کے ملفوظات۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اطلاعات۔ اہم مرکزی حالات پہنچاتا ہے۔ گویا "الفضل" احمدی احباب کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں کاغذ کی گرانی اور اکثر احباب کی بے توجہی کے باعث اندیشہ ہے۔ کہ اگر اس کے خریداروں میں جلد سے جلد اضافہ نہ ہوا۔ تو روزانہ شائع نہ ہو سکے گا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے اسی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس امر پر اظہار افسوس فرماتے ہوئے کہ الفضل کی اشاعت کم ہو گئی ہے احباب کو توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ خریدار بڑھائے جائیں۔ اب یاد دہانی کے طور پر گذارش ہے۔ حضور کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کریں۔ الفضل حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور احباب کا فرض ہے کہ نہ صرف اسے قائم رکھیں بلکہ اسکو بڑھانا اور ترقی دینا اپنا فرض سمجھیں۔ "الفضل" پانچ سال سے روزانہ کی صورت میں ترقی کی طرف قدم بڑھا چکا ہے۔ اب اسکا پیچھے ہٹنا بہت افسوسناک بات ہے،

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر ہم تمام جماعتہائے احمدیہ کے سیکرٹری۔ پریذیڈنٹ صاحبان و امراء کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جماعت اور قرب و جوار علاقہ میں پہلے یہ معلوم کریں کہ کون کونسے مستطیع احمدی باوجود خواندہ ہونیکے اخبار الفضل خود نہیں خریدتے۔ پھر ایسے احباب کو نہ صرف تحریک کی جائے بلکہ انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے فرض ملی کو پہچانتے ہوئے اخبار الفضل کے خریدار ہوں۔ جو لوگ غیر مستطیع ہوں انکے گروپ بنائے جائیں یعنے دو دو تین تین چار چار مل کر اخبار کے خریدار بنیں اور کوئی چھوٹی سے چھوٹی جماعت ایسی نہیں ہونی چاہیے جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو۔ جو لوگ روزانہ الفضل خریدنے کی بالکل استطاعت نہیں رکھتے۔ الفضل کا ہفتہ وار پرچہ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ شائع ہوتا ہے منگوائیں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔

امید ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر جگہ کی جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لے گی اور اپنی کوشش سے مطلع کرتی رہے گی تا کہ اسکا نام حضور کی خدمت میں پیش کر کے درخواست دعا کی جائے۔ نیز دوسروں کو تحریک کے لئے اخبار میں بھی ذکر کیا جائے۔

مینیجر الفضل

احمدی جماعتوں کے بجٹ کے متعلق ضروری اعلان

ذیل میں ان احمدی جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ جن کو نظارت بیت المال کی طرف سے کئی چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ مگر ان کی طرف سے ابھی تک آئندہ سال کے بجٹ تشخیص ہو کر موصول نہیں ہوئے۔ اب پھر ان جماعتوں کے ذمہ وار عہدہ داران کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً اپنی جماعت کا بجٹ تشخیص کر کے بہت جلد بھجوا دیں۔

شہری جماعتیں

۱۔ دھرم سالہ
۲۔ سمبڑیال
۳۔ لاہور
۴۔ مزنگ
۵۔ جھنگ
۶۔ ستور کوٹ
۷۔ شاہ پور صدر
۸۔ برج ورکس راولپنڈی
۹۔ جام پور
۱۰۔ ایبٹ آباد
۱۱۔ مانسہرہ
۱۲۔ ٹانک
۱۳۔ بہاولپور
۱۴۔ اوچ
۱۵۔ لیہ
۱۶۔ منٹگمری
۱۷۔ فرید کوٹ
۱۸۔ کوٹ کپورہ
۱۹۔ موگہ
۲۰۔ بلب گڑھ
۲۱۔ محمود پور
۲۲۔ کلانور
۲۳۔ کانپور
۲۴۔ کرنال
۲۵۔ نواب شاہ
۲۶۔ نسیم آباد مرزا فارم
۲۷۔ میرپور خاص
۲۸۔ نصرت آباد اسٹیٹ
۲۹۔ کنزی
۳۰۔ متھرا
۳۱۔ علیگڑھ
۳۲۔ جودھپور
۳۳۔ اٹاوہ
۳۴۔ انچولی
۳۵۔ ڈیرہ دون
۳۶۔ رام پور
۳۷۔ بریلی
۳۸۔ آڑھا
۳۹۔ کٹک
۴۰۔ بھدرک
۴۱۔ کیرنگ
۴۲۔ پراونشل بنگال
۴۳۔ بھوپال
۴۴۔ اوٹکور
۴۵۔ شیموگہ
۴۶۔ میموں
۴۷۔ مدراس
۴۸۔ کولمبو
۴۹۔ ہنگاڈی
۵۰۔ بہاڈنگر
۵۱۔ پورٹ بلیئر
۵۲۔ پانڈلے
۵۳۔ مانڈلے

دیہاتی جماعتیں

ضلع گورداسپور

۱۔ دھرم کوٹ بگہ
۲۔ اٹھوال
۳۔ گلانوالی
۴۔ کلوسوہل گلمنج
۵۔ چیٹھہ
۶۔ شکار
۷۔ بھٹہ غلام نبی
۸۔ کامنوال
۹۔ طالب پور بھنگواں
۱۰۔ غزنی پور
۱۱۔ بہلولپور
۱۲۔ ماڑی بچیاں
۱۳۔ بہادر حسین
۱۴۔ ٹھیکریوالہ
۱۵۔ ڈلہ
۱۶۔ ستکوہا کھوکھر
۱۷۔ خان فتح
۱۸۔ کلانور
۱۹۔ نادون
۲۰۔ لنگروال
۲۱۔ چودھریوالہ
۲۲۔ الڑ پنڈی

ضلع سیالکوٹ

۲۳۔ تلعہ صوبہ سنگھ
۲۴۔ ٹھروہ
۲۵۔ بوبک مرالی
۲۶۔ ناروwal
۲۷۔ دھنی دیو
۲۸۔ ننگل رندھیر
۲۹۔ ہنڈمرالہ چوکپور
۳۰۔ میادی نانو
۳۱۔ کوٹ آغا

ضلع امرت سر

۳۲۔ ٹرپئی
۳۳۔ موتلہ
۳۴۔ بابا بکالہ
۳۵۔ بھوٹیوال

حلقہ لاہور

۳۶۔ شمس آباد علی پور
۳۷۔ کوٹ محمد امیر
۳۸۔ رائے ونڈ

حلقہ شیخوپورہ

۳۹۔ مریدکے
۴۰۔ کالاخطائی
۴۱۔ چک $\frac{59}{6}$ ع
۴۲۔ چک دھینڈو

حلقہ گوجرانوالہ

۴۳۔ تلونڈی موسیٰ خان
۴۴۔ بقاپور
۴۵۔ سوہاوہ
۴۶۔ لویریوالہ
۴۷۔ کوٹو تارڑ
۴۸۔ جالب بھڑی شاہ رحمان
۴۹۔ کاموکے تتے
۵۰۔ مھے
۵۱۔ فیروز والہ

حلقہ لائل پور

۵۲۔ چک ۲۷۸ ع شیرکا
۵۳۔ چک ۳۳۰ ع

حلقہ شاہ پور

۵۴۔ چک ۴۶ ش
۵۵۔ مجوکہ
۵۶۔ چک ۴۹ ش
۵۷۔ چک ۴۸ ج
۵۸۔ چاہ چگیوالہ

حلقہ گجرات

۵۹۔ بھوا
۶۰۔ جبوکے
۶۱۔ رجوعہ
۶۲۔ ہیبہ بلانی
۶۳۔ سدوکے

حلقہ جہلم

۶۴۔ دوالمیال

حلقہ کیمبل پور

۶۵۔ پچنند
۶۶۔ کنڈیاں

حلقہ ڈیرہ غازیخان

۶۷۔ شادن لنڈ
۶۸۔ کوٹ قیصرانی
۶۹۔ نجبا والا اللہ کوٹ قیصرانی
۷۰۔ بستی مندرانی

حلقہ سرحد

۷۱۔ بالاکوٹ
۷۲۔ پارہ چنار
۷۳۔ سرائے نورنگ

حلقہ ملتان

۷۴۔ کوٹ ادّو
۷۵۔ چک ۱۴۶ ع مراد
۷۶۔ چک $\frac{93}{6.R}$ ع
۷۷۔ چک $\frac{59}{4R}$ ع
۷۸۔ بستی احمدیاں گوکھووال
۷۹۔ چک ۹۱A ع محمود آباد
۸۰۔ چک ۱۸۳ ع
۸۱۔ منڈی یزمان

حلقہ منٹگمری

۸۲۔ چک $\frac{215}{E.B.}$ ع
۸۳۔ رینالہ خورد
۸۴۔ چک $\frac{2}{1.R.A.}$ ع
۸۵۔ چک $\frac{12}{[illegible]}$ ع میرک
۸۶۔ قبولہ

حلقہ فیروز پور

۸۷۔ ملانوالہ
۸۸۔ للیانی

حلقہ جالندھر

۸۹۔ ہزبدیال
۹۰۔ سرشت پور
۹۱۔ مٹھیانہ
۹۲۔ سڑوعہ
۹۳۔ تھیندل

حلقہ لدھیانہ

۹۴۔ جھمٹ
۹۵۔ ملود
۹۶۔ رائے کوٹ
۹۷۔ چک لوہٹ
۹۸۔ جنگن
۹۹۔ کھنہ
۱۰۰۔ شیرپور خورد

حلقہ پٹیالہ

۱۰۱۔ سنگرور
۱۰۲۔ خانپور
۱۰۳۔ اغونت گڑھ باچھی مارڑ

حلقہ جموں کشمیر

۱۰۴۔ بڈھانوں
۱۰۵۔ چارکوٹ
۱۰۶۔ سلواہ
۱۰۷۔ ناسنور
۱۰۸۔ گوئی منگوٹ
سوناگلی
۱۰۹۔ بیج بہاڑہ
۱۱۰۔ پان پور
۱۱۱۔ کیرن
۱۱۲۔ بھمبر
۱۱۳۔ میرپور
۱۱۳۔ ہوسال
۱۱۴۔ کولول

حلقہ سندھ

۱۱۵۔ چک دیہہ ۲۰۰ ع
۱۱۶۔ بلیوکرناہ
۱۱۷۔ سیوہن
۱۱۸۔ باندی
۱۱۹۔ ٹانوری
۱۲۰۔ چک ۱ ع اکھیراج

حلقہ یو۔پی

۱۲۱۔ مسکرا
۱۲۲۔ ساندھن

حلقہ بہار اڑیسہ

۱۲۳۔ بیگوسرائے
۱۲۴۔ بگریا مکان سرائے

ناظر بیت المال

نوٹس بنام ممبران دارالشکر کمیٹی

جن ممبران کے نام دارالشکر کے قطعات نامزد ہو چکے ہوئے ہیں۔ مگر وہ بقایا دار ہیں۔ ان کی خدمت میں بہ تعمیل ریزولیشن $\frac{۷۳-۴}{۳-۵-۴}$ فرداً فرداً اطلاع کی گئی تھی۔ اور بذریعہ اخبارات بھی ایک ماہ کا نوٹس بایں الفاظ جاری کیا گیا تھا۔ کہ "اس عرصہ میں یا تو وہ اپنے بقایا جات ادا کریں یا دارالشکر کمیٹی کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ ورنہ پھر ایسے بقایا داروں کا معاملہ برائے منسوخی نامزدگی اراضیات پیش کر دیا جائے گا۔"

اس نوٹس کے جاری ہونے پر اکثر احباب نے اپنے بقائے ادا کر دیئے ہیں۔ لیکن بعض نے مہلت لینے کے باوجود اپنے بقائے صاف نہیں کئے۔ اور بعضوں کے نام خفیف بقائے ہیں اس بارے میں ۱۸ دسمبر کے اجلاس میں فیصلہ ہوا ہے۔ کہ جن اصحاب کے نام تھوڑے بقائے ہیں۔ ان کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جائے۔ کہ وہ جلد ادا کریں۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب کے متعلق فیصلہ ہوا کہ ان کے نام اخبارات میں اعلان کیا جائے۔ کہ اگر ۲۰۔ جنوری ۱۹۴۱ء تک ان کی طرف سے خاطر خواہ جواب نہ آیا۔ تو ان کے نام جو قطعات نامزد ہیں۔ ان کو بحق دارالشکر کمیٹی ضبط کر لیا جاوے گا۔

(۱) صوبیدار شیر محمد خان صاحب قادیان
(۲) مرزا محمد حسین صاحب کلرک شاہجہانپور
(۳) اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب مغلپورہ لاہور
(۴) سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب قادیان
(۵) مولوی محمد یار صاحب عارف قادیان
(۶) میاں عصمت اللہ صاحب لاہور
عزیز حسین صاحب پاکپٹن
(۷) شیخ عبدالرشید صاحب کلرک امرتسر
(۸) عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مہر غلام حسن صاحب شہر سیالکوٹ
(۹) بابو غلام رسول صاحب گڈس کلرک ملتان
(۱۰) نجم النساء صاحبہ اہلیہ حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ
(۱۱) مولوی محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس الہ آباد
(۱۲) مرزا شریف احمد صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ سرجن احمد پور سیال
(۱۳) چوہدری دوست محمد صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی جہلم۔
(۱۴) ماسٹر غلام رسول صاحب پھلرون
(۱۵) سید محمد علی شاہ صاحب افسر لازمی تعلیم منٹگمری
(۱۶) چوہدری غلام اسد خان صاحب نئی دہلی
(۱۷) استانی عصمت محمودہ بیگم صاحبہ شہر سیالکوٹ
(۱۸) میر عبداللہ خان صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات
(۱۹) مرزا عبدالقیوم صاحب پانی پت
(۲۰) ملک ولایت خان صاحب ریحان اڈیٹر کواپریٹو کمیشن شاپ گوجرانوالہ

خاکسار محمد الدین سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان

ماہانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش

(۳)

تعلیم

مجالس مقامی ۔ دارالفضل میں حاضری تسلی بخش رہی۔ تعلیمی حالت اچھی رہی ۔ دارالرحمت میں بغیر وجہ کے غیر حاضر رہنے والوں کی تعداد سولہ فیصدی رہی ۔ دارالبرکات میں پہلے دو ہفتوں میں حاضری اچھی رہی ۔ لیکن تیسرے ہفتہ میں بہت کمی آ گئی ۔ دارالعلوم اور ناصر آباد میں متعلمین کی حاضری اچھی نہیں ۔ دارالصحت میں کام خوش اسلوبی سے ہوتا رہا ۔ قادر آباد میں اس مہینہ میں باقاعدگی نہیں ہو سکی ۔ حلقہ مسجد مبارک ۔ از سر نو تنظیم کی گئی ۔ حلقہ مسجد اقصیٰ اور دارالبرکات شرقی میں نیا انتظام کیا گیا ۔ دارالفتوح میں بھی از سر نو تنظیم کی گئی ۔ پڑھائی پورے طور پر جاری نہ ہو سکی ۔ دارالانوار میں کام شروع کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ۔ دارالصحت میں دارالرحمت کے معلمین کے علاوہ اپنے تنخواہ دار معلم کی ضرورت محسوس کی گئی ۔ جس کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔

مساعی منجانب مجلس مرکزیہ

جملہ حلقوں کی نگرانی کی جاتی رہی ۔ ہفتہ میں دو بار رپورٹ حاصل کی جاتی ہے ۔ نگرانوں کے ذریعہ غفلت کو دور کرنے اور استقلال پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ۔ تجنید عامہ سے ہمیں بہت سے معلمین مل گئے ۔ از سر نو متعلمین و معلمین کی فہرستیں جملہ کوائف کے ساتھ مرتب کی گئیں ۔ درستی اذان ۔ قادیان کے مؤذنوں کو ٹریننگ دلا کر ان کا امتحان دلوایا گیا ۔ جس میں سب پاس ہو گئے ۔ ایک مؤذن کو خاص طور پر ایک استاد کے سپرد کیا گیا ۔ امتحان ضرورت الامام ۔ امتحان میں شمولیت کی تحریک کی گئی ۔ اس ماہ شمولیت کے لئے یکصد امیدواران کے نام موصول ہوئے ۔ مجلس انصار سلطان القلم ۔ سات اراکین کو مضامین لکھنے کے لئے خطوط تحریر کئے گئے ۔ صدر محترم نے مجلس عاملہ کی نامزدگی فرمائی ۔

مجالس بیرون

دینا پور (ضلع ملتان) بچوں کو قرآن کریم اور قاعدہ اردو کا سبق دیا جاتا رہا ۔ نوشہرہ چھاؤنی ضرورت الامام کے درس میں ممبران اور اطفال شامل ہوتے رہے ۔ شکار ماچھیاں بچوں کو نماز سکھائی جاتی رہی ۔ گوجرانوالہ شہر اطفال اور بالغان کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا ۔ کوٹ رحمت خان ۔ اطفال کو قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا ۔ لاہور کل تعداد ناخواندگان ۳۷۵ ہے ۔ تعلیمی کورس کے لئے تین ماہ کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے ۔ بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ۔ بنگہ (ضلع جالندھر) قرآن مجید باترجمہ اور قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق دیا جاتا رہا ۔ ایک غیر احمدی کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا رہا ۔ سیالکوٹ شہر میں ناخواندگان کی فہرست مرتب کی گئی ۔ مونگ (ضلع گجرات) ایک لڑکے کو قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا ۔ اس نے ۱۸ پارے ختم کر لئے ہیں ۔ ایک کو سورہ فاتحہ کا ترجمہ سکھایا گیا ۔ نرائن گڑھ (ضلع انبالہ) تعلیم القرآن کا مدرسہ جاری کیا گیا ۔ جس میں ایک تنخواہ دار مدرس رکھا گیا ۔ صدر سیالکوٹ تعلیم کے لئے مساعی جاری ہیں ۔ نواب شاہ (سندھ) میں پڑھائی کی تحریک کی گئی ۔ کنری (سندھ) قرآن کریم پڑھانے اور نماز سکھانے کا انتظام کیا گیا ۔ احمدیہ کالونی مونگھیر قرآن کریم اور اردو پڑھایا جاتا رہا ۔ بریلی میں نماز باترجمہ پڑھائی جاتی رہی ۔ کھارہ میں پڑھائی کی تحریک کی گئی ۔ بعض نے پڑھائی شروع کر دی ہے ۔ شاہ پور امر گڑھ عنقریب وسیع پیمانہ پر کام جاری کر دیا جائیگا ۔ ایک صاحب کو نماز سکھائی جاتی رہی ۔ نئی دہلی ۔ میں ناخواندگان کی فہرست ترتیب دی جا رہی ہے ۔

مساعی منجانب مجلس مرکزیہ خط و کتابت کے ذریعہ مجالس ضلع گورداسپور اور دیگر چیدہ چیدہ مجالس کو تعلیم جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ۔ جامعہ احمدیہ کے طلبہ جو رخصتوں پر باہر گئے تھے ۔ ان سے بیرون میں بیداری پیدا کرنے کا کام لیا گیا گو نتیجہ زیادہ تسلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۲ر جنوری اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن ایر فورس کے بعض دستے اٹلی پہونچ گئے ہیں۔ جو اطالوی دستوں کے ساتھ مل کر بحیرہ روم کی جنگوں میں حصہ لیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی نے جرمنی سے امداد کی درخواست کی تھی۔

ماسکو ۲ر جنوری روس کے نائب وزیر دفاع کو اس کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں کیوں۔

روم ۲ر جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالوی گورنمنٹ نے جنگ کے عرصہ کے لئے تمام خام اجناس کے ذخائر اور کارخانوں کی پیداوار کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔

لنڈن ۲ر جنوری برطانیہ کے ہوم سیکرٹری نے اپنی قوم کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ گذشتہ اتوار کی جرمن بمباری نے تاریخ کے وہ نوادر تباہ کر دئیے ہیں جو ہمیں صدیوں سے عزیز تھے۔ آئندہ ہر فرد قوم کو ان آتش ریز بموں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔ افراد پر موقع کے لحاظ سے جبر بھی کیا جائے گا۔

ڈبلن ۲ر جنوری۔ آئرش گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل شام نامعلوم ہوائی جہازوں نے شہر سے تیس میل کے فاصلہ پر بم گرائے۔ ایک اور شہر ورڈگیدا سے ایک میل کے فاصلہ پر بھی تین بم گرے۔ مگر کسی جگہ کوئی نقصان نہیں ہؤا۔ آج صبح بھی آتش افروز اور بڑے بڑے بم گرائے گئے۔ جن سے کئی لوگ ہلاک و مجروح ہوئے ایک بم کے متعلق معلوم ہؤا ہے۔ کہ وہ جرمن ساخت کا ہے۔

دہلی ۲ر جنوری۔ آج مولٰنا آزاد صدر کانگرس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر مسٹر سوبھاش چندر بوس ڈسپلن کی خلاف ورزی پر اظہار افسوس کر دیں۔ تو کانگرس میں شریک ہو سکتے ہیں۔

لنڈن ۳ر جنوری کل جرمن ریڈیو نے برطانیہ کے نقصان کے متعلق بہت جھوٹی اور مبالغہ آمیز خبریں نشر کی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۴۰ء میں برطانیہ کا ایک ہوائی جہاز لے جانے والا جہاز۔ تین کروزر ۳۵ برباد کرنے والے جہاز اور ۱۲ر ڈبکنی کشتیاں غرق ہوئیں۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی کے دو کروزر۔ ۱۲ر برباد کرنے والے جہاز۔ ایک موٹر تارپیڈو کشتی۔ ایک تارپیڈو کشتی اور بہت سی ڈبکنی کشتیاں غرق ہوئیں۔ اسی طرح اٹلی کا ایک کروزر۔ ۱۲ر ڈبکنی کشتیاں اور ۱۱ر برباد کرنے والے جہاز تباہ ہوئے۔ اطالوی بیڑے کے ایک جنگی جہاز کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

قاہرہ ۳ر جنوری۔ دشمن کی ایک اور ڈبکنی کشتی سمندر کی تہ میں پہنچا دی گئی ہے برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی ڈبکنی کشتی پر تارپیڈو چھوڑا گیا جو عین نشانہ پر بیٹھا۔ اور کشتی سمندر کی تہ میں پہونچ گئی۔ عام طور پر قاعدہ ہے کہ جب دشمن کی کوئی ڈبکنی کشتی یا جہاز غرق ہوتا ہے۔ تو فوراً اعلان نہیں کیا جاتا۔ مگر اس کا اعلان اس لئے فوری طور پر کر دیا گیا۔ کہ دشمن کے جو جہاز اس ڈبکنی کشتی کے ساتھ تھے۔ انہوں نے خود اس کشتی کو غرق ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

وشی ۳ر جنوری فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بدوان نے استعفےٰ دے دیا ہے جسے مارشل پیٹان نے منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۳ر جنوری آج یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی کانگرس کا نیا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اور لوگ قیاسات کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ کہ امریکہ اب برطانیہ کی مزید امداد کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھائے گا۔ اتوار کو مسٹر روزویلٹ نے اپنی تقریر میں اس امداد کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں بیان کی تھیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ وہ اس اجلاس میں اب وضاحت سے اپنے خیالات کو پیش کریں گے۔ واشنگٹن کے تجربہ کار لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ امریکہ کچھ اور برباد کرنے والے جہاز۔ اور تجارتی جہاز برطانیہ کو مہیا کرے گا۔

لنڈن ۳ر جنوری۔ انگریزی بمبار جہاز بدھ کے دن برمین پر زناٹے کا حملہ کر چکے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کل رات وہ پھر وہاں جا دھمکے۔ اور انہوں نے فیکٹریوں مال گوداموں۔ جہازوں کی گودیوں۔ اور دوسرے اہم مقامات پر دھڑا دھڑ بم برسائے۔ انہوں نے دیکھا کہ بدھ کے روز برمین کو جو آگ لگی تھی وہ ابھی تک سلگ رہی ہے۔ نازیوں کو بھی با دل نخواستہ یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ برمین پر برطانیہ نے شدید حملہ کیا۔ کل رات اگرچہ انگریزی جہازوں کے حملہ کا زیادہ تر زور برمین پر رہا لیکن فرانس اور جرمنی کے دوسرے مقبوضہ ممالک پر بھی انہوں نے چھاپے مارے۔ ایمڈن پر انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا یہ ان کا انتیسواں ۲۹ حملہ تھا۔ جس وقت یہ حملہ ہو رہا تھا۔ اس وقت کیلے اور بولون میں سرچ لائٹوں نے بار بار روشنی پھینکی۔

لنڈن ۳ر جنوری۔ ایک جرمن فوج کا نہایت اعلےٰ اور ذمہ وار افسر لوبیریا کے قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس کی نظر بندی اس لئے عمل میں آئی۔ کہ اس نے بعض ایسی باتیں کہی تھیں۔ جو نازیوں کو ناپسند آئیں۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ جرمنی لڑائی میں کود دے۔ اسی طرح اس نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اٹلی نے جس قوم کا ساتھ دیا۔ اس کے متعلق فتح کی امید نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ اپنے ساتھ اسے بھی لے ڈوبے گا۔

لنڈن ۳ر جنوری ۱۹۴۰ء میں جتنی زبردست ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ اتنی ہوائی لڑائیاں آج تک نہیں ہوئیں۔ چنانچہ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ سال جن شکاری جہازوں نے لڑائی میں حصہ لیا۔ یا برطانیہ کی حفاظت کی۔ انہوں نے دشمن کے ۳۰۹۰ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے اس کے مقابلہ میں ہمارے صرف ۱۰۵۰ر جہاز کام آئے۔ جو جرمنی کے نقصان کے مقابلہ میں تہائی کے قریب ہے۔ ان ۱۰۵۰ جہازوں کے چار سو ہواباز بچ نکلے ہیں۔ اور وہ دشمن سے ایک بار پھر دو دو ہاتھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

وشی ۳ر جنوری۔ لنڈن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس کو اس کے نامہ نگار نے لزبن سے بذریعہ تار مطلع کیا ہے۔ کہ مارشل پیٹان فرانسیسی بحری بیڑہ کے ایک ایک جہاز کو افریقہ بھیج رہا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی جہاز ہٹلر کے کام آسکے۔

لنڈن۔ ۳ر جنوری۔ جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے ایک مشہور نازی اخبار کا ایک حوالہ دیا ہے۔ جس میں اس نے ایک رنگ میں برطانیہ کی جرأت اور بہادری کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ سے لڑنا بچوں کا کھیل نہیں۔ کیونکہ انگریز بزدل نہیں ہیں۔ اس طرح اس نے نازیوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ انہیں ایک لمبی جنگ کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔

ایتھنز ۳ر جنوری۔ یونانیوں نے اس سڑک پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو ویلونا کی بندرگاہ کو جاتی ہے۔ یونانی فوجیں اگرچہ بدستور بڑھ رہی ہیں۔ مگر موسم کی خرابی کی وجہ سے ان کی رفتار میں پہلی سی سرعت اور تیزی نہیں رہی۔ بہت سے اطالوی انہوں نے قید کر لئے ہیں۔ اور بہت سا سامانِ جنگ بھی چھین لیا ہے

لنڈن ۳ر جنوری کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے اندھیرا ہوتے ہی برطانیہ کے بعض حصوں پر حملہ شروع کر دیا۔ کئی گرجاؤں کو آگ لگ گئی۔ دو سینماؤں کو بھی سخت نقصان پہنچا لیکن سورج نکلنے تک ہر جگہ آگ پر قابو پا لیا گیا۔ اس حملہ میں جانی نقصان بہت تھوڑا ہؤا ہے۔ لنڈن اور ارد گرد کے علاقہ پر بھی دشمن نے حملے کئے۔

لنڈن ۳ر جنوری فرانسیسی ہند کے گورنر نے لنڈن کے آزاد فرانسیسیوں کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے اس نے دعا کی ہے۔ اور یہ بھی کہ فرانس کو آزادی حاصل ہو جائے۔

لنڈن ۳ر جنوری۔ جرمن میں جو انگریز یا ہندوستانی قید ہیں۔ ان کو کھانے پینے کی چیزیں باقاعدگی کے ساتھ پہنچائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہر ہفتہ انہیں کھانے پینے کی چیزوں کا ایک پارسل بھیج دیا جاتا ہے۔ جس میں ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو عام راشن میں نہیں ہوتیں۔ ہر پارسل میں دس شلنگ مالیت کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح ریڈ کراس سوسائٹی وغیرہ کی طرف سے انہیں کپڑوں کے پارسل بھی بھیجے جاتے ہیں ❊

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی